

# بُلیاں

## جب سبزی خور ہو گئیں

رنجیتا بسموس

**کرونا کنج** کتوں اور بیلوں کے لئے ایک غیر معمولی مسکن اور پورڈ گگ باہس ہے۔ جہاں کے کتنے اور بیلیاں پہنچے، پھر جی یا نکلوں میں کتنے ہوئے مرغ کا حکر زندہ نہیں رہتیں بلکہ ان کو ساگ بیڑی کھلانی جاتی ہے۔ اور وہ ساگ بیڑی کھا کر بھی چھوٹ پھل رہی ہیں۔

مغربی بنگال میں ہمیر گلستان کے مضافات میں واقع کرونا کنج میں آپ جیسے ہی قدم رکھتے ہیں آپ کو ایک بڑا سا احاطہ نظر آتا ہے جس کو تاروں سے ڈھک کر کھا گیا ہے۔ وہاں مختلف سائزوں اور قسموں کے جانور دھوپ سیکنے یا کھینچنے نظر آ جاتے ہیں۔ انہیں بھروسہ میں نہیں رکھا جاتا۔ وہاں رنگارنگ دیوار گیر مورل گنے ہیں اور انہیں صروف رکھنے کے لئے تھیل کو دکا سامان اور دیگر سہارے مثلاً طلاق، شاتھیں، لکڑی کے کندے اور تار کے سرگنگ رکھے ہیں۔ کرونا کنج چلانے والی تنظیم کمپنی ہند کرسی میڈیوس نرست کے پابند دیباش پچرورتی نے کہا ”ہم لوگ یہ چاہئے ہیں کہ یہ بیلیاں، کتنے خوش محسوس کریں۔ اگر ہم لوگوں کو رنگارنگ دیباش پچرورتی پارلیمنٹ کی محبر اور جانوروں کی غلام و بہیوں کے لئے کام کرنے والی ایک کارکن اور محبر پارلیمنٹ“ میں کا گاندھی کی تنظیم یوپل فار انسٹی گریٹ کا لکھنے بھی ہیں۔

کلکتہ، مغربی بنگال کے مضافات میں واقع سگ خانہ اور پناہ گاہ کرونا کنج میں چہبنتے، کبیلتے اور آرام کرنے کی سہیل جگہیں بیلوں کو بہت پسند ہیں۔



خوراکیوں کو خصوصی غذا کیسیں دینی چاہیں اس لئے کہ انہیں ناولین کی ضرورت ہوتی ہے جو کہ گوشت میں پایا جاتا ہے۔ سختیک ناولین اب وستیاب ہے اور بیویوں کے کمرشیل (فیربرزی خور) کھانوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔

۱۹۷۰ کی دہائی کی بات ہے دیباش پھر ہی ڈاکٹری پڑھ رہے تھے۔ انہوں نے اپنی پڑھائی تھی میں روک دی اور جانوروں کی نفیات پر ایک کووس کیا۔ انہوں نے بتایا ”اپنے بچپن سے میں نے اپنی ماں کو کھا کر وہ لاحر اپھر بھرنے والے جانوروں کو سرچھانے کی جگہ دیتی تھیں۔ اور کھانا بھی دیتی تھیں۔ اس لئے جانوروں کیلئے یہ سعل میں ایک فطری ہمدردی ہے۔“ دیباش نے شروع میں ایسے کائنے والے کتوں کی بار آباد کری شروع کی تجھیں ان کے ماکان اپنے پاس رکھنے سے انکا کردیتے تھے۔ گلکت میں امریکن سینٹر کے ڈاکٹر ڈگلاس جی۔ کیلی نے حال ہی میں کرونا کنج کا دورہ کیا، انہوں نے بتایا کہ وہ یہ دیکھ کر بہت خوش

کرونا کنج میں جن جانوروں کو کھا گیا ہے ان میں سے کچھ لاوارث اور زندگی ہیں۔ کچھ بھن کے ماکان سفر پر ہوں، بیہاں پر ووٹ پاٹے ہیں۔ وہ اپنی غیر موجودگی میں بیہاں ان کی دیکھ بھال کیلئے قیس ادا کرتے ہیں۔ کچھ اور کئے تھے بیہاں میں جو بہت ووٹ سے بیہاں رہتی ہیں۔ یہ آوارہ جانور ہو سکتے ہیں۔ ان کو یا تو ووٹ جانے والے سفارتکار بیہاں کنج دیتے ہیں یا کوئی مقامی پا شدہ کرونا کنج کے حوالے کر دیتا ہے۔ لیکن ان کی دیکھ بھال کیلئے چندہ بھیجا رہتا ہے۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ کسی پا تو جانور کا مالک کسی ایسے غص سے شادی کر لیتا ہے جسے وہ پا تو جانور کسی ایسے غص میں منتظر ہو جائے جس کا مالک پا تو جانور کر سکتے ہیں۔ اس صورت میں سنتے یا تھی کرونا کنج پہنچا دیا جاتا ہے۔ یہ پناہ گاہ اور بودھ ٹگ ایک خالہ معمول اتصال ہے۔ چکروتی نے بتایا ”ہو سکتا ہے کہ یہ تصور نیا ہو، یا کہیں اور اس کی کوش نہ کی گئی ہو۔ اسلئے یہ عجیب و غریب لگ سکتا ہے۔“

کتوں، بیلوں اور ساگ بیزی کا تصور بھی خاص کر بیگال میں خلاف معمول ہے جہاں بیلوں کے چھپلیوں کا شوق ہونے سے متعلق بہت سی کہا بیاں سنی جاتی ہیں۔ کیا یہ ممکن ہے کہ کوئی ایسا جانور جس کی ساخت بیگار کیلئے استقدار جھوپ بوجوشت کے بغیر رہ سکتا ہے؟ پھر وہی نے بتایا کہ ہم لوگ ان کتوں، بیلوں کو ساگ بیزی کھلاتے ہیں اس میں ان کے لئے ضروری تام پر وشن موجوہ ہوتے انہوں ہیں آپ دیکھ سکتے ہیں کہ یہ کتنے بیلوں میں سنتے کا سبب یہ ہے کہ ”اس پناہ گاہ کو جلانے والے راست کے کچھ مہران بیزی خور ہیں۔ ان لوگوں نے یہ سچا کر کیاں مسکن میں رکھ جانے والے جانوروں کو تغذیہ میں کی کئے بغیر ساگ بیزی کھلا کر زندہ رکھا جا سکتا ہے۔“

کافی تلاش اور جستجو کے بعد راست کے مبروعوں نے ایک ایسی اطاولوی کمپنی کو ڈیموٹریکالا جوگئے، بیلوں کی اچھی محنت برقرار رکھنے کے لئے ضروری اجزاء کے ساتھ اس طرح کی ایک چیز بناتے ہیں۔ بیلوں کو خاص کرنا اور ان یعنی ایجنٹو ایسڈ کی کی ضرورت پڑتی ہیں۔ جب ان گولیوں کو پانی میں بھجوایا جاتا ہے تو یہ بڑی ہو جاتی ہیں۔ اور ان سے پوچھ بھی بھرتا ہے۔ بیاں شوق سے حکایتی بھی ہیں۔ انہیں دن میں دوبار کھانا دیا جاتا ہے۔

چکروتی نے بتایا کہ یہ گولیاں کھلانے سے پہلے ہم لوگوں نے جانوروں کا وزن کرایا اور اس کے بعد ان کی محنت کی تحریکی کی۔ سب سے پہلے ہم نے وہ بیلوں کو سبزی خور بنا لیا جائے تھے۔ سب کمی انسیں تبادل غذا دینی چاہئے۔ انٹیشل و تھیٹرین یونیٹن (http://www.ivu.org/faq/animals.html) کا کہنا ہے کہ بڑی

## ”میں اس شخص کے مذہب کی زیادہ پرواہ نہیں کرتا جسے اپنے کترے اور بلی کا کوئی خیال نہ ہو۔“

ابراهیم لنکن  
امریکہ کے ۱۶ وین صدر



ہوئے کہ وہاں کئے بیاں آزادی سے گھوم پھر رہے تھے۔ اجنبیوں کو دیکھ کر غررتے ہیں تھے۔ کیلی نے کہا ”میں نے بہت سے آوارہ کتوں اور بیلوں کو دیکھا ہے۔ لیکن مجھے اس کا علم نہیں تھا کہ کوئی رضا کار تنظیم ایسے لئی کتوں کیلئے بھی کچھ کر رہی ہے۔ جب میں نے کرونا کنج کے ہارے میں سنا اور مجھے یہ معلوم ہوا کہ کمپنیوں کو سیدھی راست

**مزید معلومات کے لئے:**

کپشنسٹنٹ کرسوسیڈرز ریسٹرست

<http://www.animaltrusters.org/door.html>

## جانوروں کی دیکھ بھال آپ کے ذریعے

**پیٹ** ایک پریس، کمپنی کی پیٹ کی ایک ایجوں سے جو پاتوں جانوروں کو ان لوگوں کے گھر سے لاتی ہے جن کے پاس وقت نہیں ہے یا جو اپنے پاتوں جانوروں کو ڈاکٹر کے پاس نہیں لے جاسکتے۔ اس وین کے اندر علاج کے لئے ہر طرح سے لبس ایکر کندہ شدید چیز ہے اور آپریشن چیز ہے۔ لوگ جانوروں کے ڈاکٹر کے ہمراہ بیٹھتے ہیں۔ اور علاج یا جراحت کے دران اپنے جانوروں کا حوصلہ رکھنے کے لئے انہیں پکارنے والے رکھتے ہیں۔ ہنگامی حالات میں یہ سروں ۲۲ کھٹے دستیاب ہے۔ پیٹ ایک پریس، میری ایڈن کے یخترس برگ کے دلجم ایڈن شارلوٹ پارکس قاؤنیڈن کے قارائیں اور یخترس نے عطیہ میں دیا ہے۔ گلکٹ میں امریکن سینٹر کے جب کے ڈاکٹر ریکس مورنے عالمی بے گھر جانوروں کو دن کے موقع پر ۲۰۰۲ میں اس ایجوں سے وین کا افتتاح کیا تھا۔ یہ دن لاوارٹ اور چھوڑ دیئے گئے پاتوں جانوروں کی مخلکات کو اجاگر کرنے کے لئے منایا جاتا ہے۔

طرح کے ثابت سونپنے والے شخص ہیں۔ "کرونا کنج میں کتوں، بلیوں یہاں چھوڑ جاتی ہیں جب وہ سفر پر ہوں۔ ماجدہ اسلام نے بتایا کہ کاکی چھوٹا خفا خانہ بھی ہے اور ایک مریستان بھی جہاں شہر کے لوگ برائے نام معادوں پر اپنے جانوروں کو فراہم کرتے ہیں اور اپنی محنت کے پیغام چھوڑتے ہیں۔ ایک گوشے میں پوچا کی بھی جگہ ہے۔ یہ مرکز آس پاس کے گاؤں کے لوگوں کو محنت میں خدمات بھی فراہم کرتا ہے۔ جن میں بکریوں اور گاویوں کا علاج شامل ہے۔ اور بیداری لانے کی کوشش بھی کرتا ہے تاکہ گاؤں کے لوگوں کو معلوم ہو سکے کہ وہ اپنے جانوروں کی دلچسپی بھال کیے کریں۔ تم پہلوں والی ایک ایجوں گاڑی بھی ہے جو گاؤں کی پتلی پتلی سڑکوں پر چل سکتی ہے۔ ہنگامی حالات میں یہ ایجوں جانوروں کو اخلاقی ہے اور علاج کے لئے انہیں اسپتال پہنچاتی ہے۔

کرونا کنج اس ترست کی سرگرمیوں کا صرف ایک جز ہے۔ اسی انتظامیہ کے تحت جانوروں کا ایک بڑا اسپتال بھی چلتا ہے۔ جس کا نام ان لوگوں نے انہیں شیلٹر ہائوس میں ریزخانی ثابت رکھا ہے۔ یہ اسپتال ۷۱ میکٹر زمین پر واقع ہے۔ یہ اسپتال ۲۰۰۱ میں کھوایا اور یہاں ابھی تک ۴۰۰۰ جانوروں کا علاج کیا گیا ہے۔ تقریباً ۵۲ میلیاں اور کچھ تھنچی ہائے جانے والی بندی کرائے جانے کے بعد کھلے میں گھوم رہے ہیں۔ یہ جانور بزرگ خور نہیں ہیں۔ محدود جانوروں کو عام طور پر کرونا کنج بھیجا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ بھی کوشش کی جاتی ہے کہ لوگ ان جانوروں کو اپنا کھر لے جائیں۔

چکر ترقی کو سب سے زیادہ اہمیت دیتا ہے۔ کیونکہ جو ہوتا ہے کہ لوگ اپنے پاتوں جانوروں کو وہاں گھر لے جانا چاہتے ہیں۔ خاص کرو لوگ جنہوں نے اس سے پہلے مستلزم اپنے پاتوں جانور کو بھیں رکھنے کے لئے درخواست دی تھی اور اس کے لئے میں بھی حق کرائے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ تو یہ کہ اگر آپ کو اچ یہاں کم بیان نظر آری ہیں (جو ایک زمانے میں تھیں) تو یہ شاید تیک عالمت ہے۔ کیونکہ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اب ان پاتوں جانوروں کے ماکان اپنے جانوروں سے زیادہ وابستہ ہیں اور ان کا زیادہ وحیان رکھنا چاہتے ہیں۔ ہم ان لوگوں کو بتاتے ہیں کہ ان کے جانور انہیں کس طرح سے یاد کرتے ہیں کیونکہ جانوروں کو اپنے ماکان کی محبت اور توجہ کی ضرورت ہوتی ہے۔

یہاں چھوڑ جاتی ہیں جب وہ سفر پر ہوں۔ ماجدہ اسلام نے بتایا کہ "جب میں شہر میں نہیں رہتی یا پی مسجدی میں بیویوں کی دلچسپی بھال کے لئے مجھے کوئی مددگار نہیں ملتا تو میں اپنی بیان کرج میں چھوڑ جاتی ہوں۔ یہاں ان کی اچھی دلچسپی بھال ہوتی ہے۔ میری بیان

یہاں ہوں تو میں پر سکون رہتی ہوں۔" انہوں نے یہ بات تعلیم کی کہ جب یہ بیان ان کے گھر پر ہوتی ہیں تو وہ انہیں معمول کے باعث لگاتا ہے کہ اس مکن کے لئے یہ بہترین نام ہے۔ کرونا کنج میں تین سو بیویوں کے رہنے کی جگہ ہے۔ یہ دوسری بات ہے کہ وہاں اتنی بیان کبھی نہیں رہیں۔ فی الحال وہاں ۳۷۹ کے مقابلے ۵۲ میلیاں

بیکھر کر قدر اور پکا ہو چاہوں اپنے پاتوں جانوروں کو مخلاتے ہیں۔ جانور کھانے پینے کی تین عادات کو اختیار کرنے کے اہل ہوتے ہیں۔

بیکھر کس طرح انسان گھشت سے بڑی کی طرف آلاتے ہیں۔

بیکھر زبان میں کرونا کے معنی ہوتے ہیں مہربانی اور کنج کے معنی

باغ۔ لگاتا ہے کہ اس مکن کے لئے یہ بہترین نام ہے۔

کرونا کنج میں تین سو بیویوں کے رہنے کی جگہ ہے۔ یہ دوسری بات ہے کہ وہاں

اتھی بیان کبھی نہیں رہیں۔ فی الحال وہاں ۳۷۹ کے مقابلے ۵۲ میلیاں



اوہر: امریکن سینٹر، کلکٹہ کے ڈائیکٹر نگلاس جی، کیلی کرونا کنج کے دورے کے دوران۔ اوہر داشیں: صحت کارکنان کرونا کنج میں بیویوں کی صحت کی جانب کے درون ان کا وزن لیتے ہوئے۔

ہیں۔ ایک اندھا بندہ بھی ہے۔ ۱۳ میلیاں محدود ہیں۔ ایک تین اندھی ہے۔ ایک اور تین کوکی اعصابی بیماری ہے اور وہ کسی چیز پر چڑھنے سکتی۔ ایک گھر بیویوں اسپتال میں جانوروں کی فلاج وہ بھوکی خور نہیں ہیں۔

دینے والی خاتون ہیں۔ ان کی کچھ بیان اس مکن میں مستقل رہتی ہیں۔ ان کے کچھ اور پیارے پاتوں جانور ہیں۔ جنہیں وہ اس وقت

آئیں کافی اخراجی پایا ہے۔ اور انہیں یہ کچھ کارچھا لگا کہ دیباش اس

رجھتا بوس گلکٹ میں مقیم فری لاس صحافی ہیں۔